نظامِ معیشت کا بنیادی ڈھانچہ مرتب کرے۔ چنانچہ سابق گورنر سٹیٹ بنک امتیاز حنفی کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دے دیا گیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کمیشن میں زیادہ تر وہی افراد شامل ہیں جو سودی نظام کے حق میں ہیں۔ کمیشن کے پہلے ہی اجلاس میں محترم مفتی محمد رفیع عثمانی اور شاید ایک دو مزید ارکان نے سودی نظام کے خاتمے کے لیے تجاویز دیں باقی اکثر ارکان نے سود کی حمایت کی۔ یہ صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے۔ اگر حکومت واقعی مخلص ہے اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عملدر آمد کرانا چاہتی ہے تو اسے موجودہ کمیشن پر نظر ثانی کر کے اس میں ایسے افراد کو شامل کرنا چاہئیے جن کی اسلام سے وابستگی ہر لحاظ سے غیر متزلزل ہو۔ اور وہ قوت فیصلہ بھی رکھتے ہوں۔ وہی لوگ ملک و قوم کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔

رویت ہلال...... مستقل حل کی ضرورت

رویت ہلال کے مسئلے کو محض بیان بازی اور غیر ذمہ دارانہ تبصروں کی مدد سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت مختلف نقطہ ہائے نظر کے حاملین اپنے اپنے موقف پر یک طرفہ اصرار کر کے مسئلے کو سلجھانے کی بجائے خلط مبحث کی نذر کر رہے ہیں۔ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ پاکستان کو سعودی عرب کے کیلنڈر کی پیروی کرنی چاہیے۔ کچھ لوگ اس بات پر مصر ہیں کہ ماہرینِ فلکیات کی مدد سے سال بھر کی قمری تقویم تیار کر لی جائے اور علماء کو اس معاملے میں مداخلت سے باز رکھا جائے۔ میرے نزدیک "رویت ہلال" کے مسئلے کو ویسی اہمیت، جیسی شرعی احکام و مسائل کو دی جانی چاہیے، اس وقت نہیں دی جا رہی ہے۔ اصولاً یہ ہونا چاہیے کہ اولاً رویت ہلال کمیٹی میں ماہرین فلکیات بھی شامل کیے جائیں۔ ثانیاً رویت ہلال کمیٹیوں کو مرکزی، صوبائی اور ضلعی سطح پر ہی نہیں تحصیل اور تھانے کی سطح پر موثر کیا جائے۔ سرکاری انتظامیہ اس بات کا موثر اور بھر پور اہتمام کرے کہ ملک کے کسی بھی شہری یا دیہی علاقے میں "رویت" کرنے والا، جلد سے جلد اپنی شہادت رویت ہلال کمیٹی تک پہنچا سکے۔ خصوصاً دور افتادہ دیہی علاقوں میں، ہر تھانہ اور پولیس چوکی آس پاس کے مسلمانوں کو "رویت" کی اطلاع کے لیے ٹیلی فون کی سہولت ہر ممکن صورت میں مہیا کرے۔ ثالثاً مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو مستقل بنیادوں پر منظم اور فعال بنایا جائے۔ کمیٹی کا اپنا عملہ ہونا چاہیے جو سال بھر مختلف ماہرین تقویم و فلکیات اور ماہرین موسمیات کی پیش بینی اور ظن و تخمین سے برابر استفادے کا اہتمام کرے اور ہر نئے قمری مہینے کے لیے "طلوع قمر" اور "امکان رویت" کی بابت صحیح صورت حال سے باخبر رہے۔ رابعاً کسی بھی شخصیت کی انفرادی رائے پر عمل کرنے کی بجائے ہر مسلک کے نمائندہ دینی اداروں سے وابستہ علماء و فقہا کو، رویت ہلال کے لیے جدید مشینی اور حسابی ذرائع کے استعمال کے بارے میں، اعتماد میں لیا جائے۔